مفروضۂ رسالت۔ تاہم ہمیں موصوف کی اس سلامتِ طبع کا اعتراف کرنا چاہئے کہ انھوں نے مذکورۂ بالا امور سے متعلق اپنے افکار وخیالات سنجیدگی اور متانت کے ساتھ انکسار وتواضع کے لب ولہجہ میں پیش کئے ہیں اور علماء سے درخواست کی ہے کہ وہ ان پر غور فرمائیں اور اگر وہ غلط ہیں تو ان کی تصحیح واصلاح کریں۔

(۱) رسالہ میر علی تبریزی تقطیع خورد ضخامت ۸۰ صفحات ⎫ مرتبہ ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی۔ قیمت درج نہیں۔

(۲) قوانین خطوط تقطیع کلاں ضخامت ۴۲ صفحات ⎭ پتہ: کتاب خانہ نورس۔ کبیر اسٹریٹ۔ لاہور

میر علی تبریزی متوفی ۸۵۰ھ اپنے زمانہ کے نہایت مشہور اور نامور خطاط تھے۔ ان کو ہی خط نستعلیق کا بانی کہا جاتا ہے۔ اس خط کے لئے میر علی نے جو اصول مرتب کئے تھے ان کو مرزا رضا قلی ادیب نے جو خود ایک نامور خطاط ہیں، خط نستعلیق میں ہی بصورت رسالہ لکھکر محفوظ کر دیا تھا۔ اس کا مخطوطہ کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر براؤن کے ذخیرہ میں موجود تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کو وہاں سے حاصل کر کے اپنے فاضلانہ مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مقدمہ میں میر علی تبریزی کے حالات وسوانح اور اس کے شاگردوں اور کارناموں کا تذکرہ ہے اور ضمناً یہ بحث بھی ہے کہ اس خط کی ایجاد کا سہرا ایران کے سر ہے یا عرب کے۔

دوسرا رسالہ بھی ایک مخطوطہ تھا جس کا مائکروفلم ڈاکٹر صاحب نے آکسفورڈ یونیورسٹی کی باڈلین لائبریری سے حاصل کیا تھا اور اب اسے اپنے فاضلانہ مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس میں مخطوطہ کی نوعیت و کیفیت تاریخ خطاطان وخطاطی میں اس کی اہمیت اور رسالہ کے مصنف محمود بن محمد کا تذکرہ ہے، ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی اسلامی فنونِ لطیفہ اور ان کی تاریخ کے مشہور فاضل اور محقق ہیں اور خطاطی بھی چونکہ ایک فن لطیف ہے جو مسلمانوں کے ساتھ مخصوص رہا ہے اس بنا پر موصوف کو اس کے ساتھ بھی بڑی دلچسپی اور لگاؤ ہے چنانچہ اس سے پہلے بھی اسلامی خط پر دو قدیم فارسی رسالے "حالات ہنروراں" اور "ریحان نستعلیق" کے نام سے شائع کر کے ارباب علم سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ اب اگرچہ یہ فن زوال پذیر ہے لیکن ہمیں ڈاکٹر صاحب کا شکر گذار ہونا چاہئے کہ ان کے ذوق تلاش وجستجو کے باعث اس فن شریف کے اصول وضوابط اور اکابر ومشاہیر فن کے حالات محفوظ اور شائع ہو کر وقف عام ہو گئے۔